جلد ۵۲/۱۷ | ۸ تبوک ۱۳۴۲ھش ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ ۸ ستمبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۷ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو دن میں دو تین بار بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات کے پہلے حصّہ میں نیند آگئی۔ بعد میں بے چینی رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نوّر اللہ مرقدہ کے وصال سے سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسلام کی صفوں میں ایک ممتاز اور کامیاب جرنیل کی کمی محسوس ہوتی ہے

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور وقفِ جدید انجمن احمدیہ کی تعزیتی قراردادیں

ربوہ — قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور وقفِ جدید انجمن احمدیہ نے اپنے اپنے ہنگامی اجلاس منعقد کر کے قلبی تعزیت کے اظہار کے طور پر حسب ذیل قراردادیں منظور کیں :-

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انتہائی افسوسناک اور دردانگیز وفات پر اپنے شدید غم و اندوہ کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف رضی اللہ عنہ ہماری جماعت کے لئے اطمینان و تسکین کی ایک خوشگوار چاندنی کی طرح تھے۔ جس سے دور و نزدیک رہنے والے یکساں متمتع ہوتے تھے۔ جماعت کی روحانی ترقی اور تربیت کے لئے آپ ہمیشہ موعظہ حسنہ اور حکمت سے راہ نمائی فرماتے۔ نیز آپ کا پُر تاثیر کلام اور وجدان آفریں تحریر دل میں اترتی اور ہمیشہ کے لئے اپنا خوشگوار نقش پیدا کرتی تھی۔

آپ کی وفات سے ایک بہت بڑی کمی اور خلا پیدا ہو گیا ہے اور ہم مضطرب دل اور ملتجی آنکھوں سے آسمانوں کے خدا کی طرف نظر کرتی اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم اور فضل سے اس جماعتی صدمہ اور ابتلاء میں تمام لواحقین اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور اس خلا کو اپنے فضل کا ہاتھ پُر کرے۔ آمین۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

وقفِ جدید انجمن احمدیہ

وقفِ جدید انجمن احمدیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے وصال پر دلی غم اور گہرے صدمہ کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کے لئے ایک عظیم ستون تھے۔ جن کی وفات سے جماعت احمدیہ ایک شدید لرزہ محسوس کرتی ہے اگرچہ یہ درست ہے کہ الٰہی جماعتوں کی زندگی افراد کی زندگی پر منحصر نہیں ہوتی۔ مگر اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ بعض عظیم روحانی شخصیتیں اپنے وصال کے بعد جو خلا چھوڑ جاتی ہیں اس کی کمی سوائے خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضل کے پورا نہیں ہوا کرتی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال سے نہ صرف یہ کہ عام طور پر سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسلام کی صفوں میں ایک ممتاز اور کامیاب جرنیل کی کمی محسوس ہوتی ہے بلکہ انفرادی طور پر بھی جماعت کا ہر شخص اپنے آپ کو بے سہارا سمجھنے اور مجاہدین اسلام ایک بہترین راہنما کی کمی پاتے ہیں آپ کے دن رات تمام تر خدمتِ دین اور ہمدردی بنی نوع انسان کے لئے وقف تھے اور اپنے محبوب مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہر چھوٹے بڑے اور امیر و غریب کے لئے آپ کی شفقت کا سایہ وسیع تھا۔

جس دلی محبت سے آپ افرادِ جماعت بالخصوص غرباء یتامیٰ و بیوگان و مساکین بیمار دل اور کمزوروں کی دلداری فرماتے تھے اس کی یاد ہمیشہ خاص دردمندی کے ساتھ محسوس ہوتی رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام اور درویشانِ قادیان واقفِ زندگی اور دیگر کارکنان سلسلہ کے ساتھ آپ کی محبت اور آپ کے سلوک میں احترام کا جو مخصوص رنگ پایا جاتا تھا وہ دلوں میں خدمتِ سلسلہ کے ابھارنے کا اور بھی موجب ہوتا تھا۔ آپ کا تعلق صرف خدمتِ سلسلہ کرنے والوں کے ساتھ ہی نہیں تھا بلکہ ان کے متعلقین کے ساتھ بھی خاص دلداری سے پیش آتے تھے اور اُن کی ضرورتوں پر ہمیشہ نگاہ رکھتے تھے۔ آپ کی وفات پر لاکھوں سوگوار دل یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ان کے سر دل پر سے محبت بھری شفقت کا ایک تسکین بخش سایہ اٹھ گیا ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت کا ایک بہترین نمونہ بنایا تھا اور آپ کی روحانیت خدا تعالیٰ کی یاد دلاتی تھی۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ آپ کا عشق والہانہ اور خادمانہ تھا۔

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ستمبر ۶۳ء

انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود

آج کل سیاست میں رنگے ہوئے بعض عالموں نے ایک غلط فہمی ڈالنے کی کوشش کر رکھی ہے جو یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود دنیا میں مادی طور پر بھی حکومت الٰہیہ قائم کرنا ہے۔ یہ بات سخت مغالطہ انگیز ہے کہنے والے کا اس سے یہ مطلب ہے کہ انبیاء علیہم السلام دنیا میں اسی طرح حکومتِ الٰہی قائم کرنے کے لئے آتے ہیں جس طرح لادینی تحریکیں اپنی حکومت قائم کرتی ہیں۔ یہ تو درست ہے کہ انبیاء علیہم السلام دنیا میں حکومت الٰہیہ قائم کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں اور کئی ایک انبیاءؑ اس میں کامیاب بھی ہوئے ہیں لیکن اگر اسی کو انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود مان لیا جائے تو از روئے تاریخ یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اکثر انبیاء علیہم السلام اپنے منتہائے مقصود کو حاصل کرنے میں سخت ناکام رہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

کتب اللّٰہ لاغلبنّ انا ورسلی

یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے۔ اگر غلبہ کا مطلب حکومت الٰہیہ کا قیام ہے تو ظاہر ہے کہ ایک دو انبیاء علیہم السلام کے سوا کوئی بھی غالب نہیں آیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا یہ قول سراسر نعوذ باللہ جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔

اس سے ثابت ہے کہ غلبہ سے مطلب مادی طور پر حکومتِ الٰہیہ قائم کرنا نہیں اور نہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود یہ ہو سکتا ہے۔ ہم نے گزشتہ میں اس امر پر کئی ایک مقالے تحریر کئے تھے اور ثابت کیا تھا کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود ہرگز دنیا میں مادی طور سے حکومت الٰہیہ قائم کرنا نہیں۔ قرآن کریم میں ایک اشارہ بھی اس کے متعلق موجود نہیں ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود دنیا میں مادی طور پر بھی حکومت الٰہیہ کا قیام ہوتا ہے۔ یہ صرف ایک سیاسی ذہن کی ذاتی اپج ہے اس کو حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر انبیاء علیہم السلام کس لئے مبعوث ہوتے ہیں اور ان کا منتہائے مقصود کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کا کئی پیراؤں میں جواب دیا ہے اور صاف صاف لفظوں میں بتایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ اگرچہ ہدایت میں سیاسی امور کے متعلق بھی ہدایت شامل ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود ہی دنیا میں مادی طور پر حکومتِ الٰہیہ قائم کرنا ہے بڑی زبردستی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا)

ربّنا وابعث فیھم رسولًا
منھم یتلوا علیھم
اٰیاتک ویعلّمھم
الکتاب والحکمۃ و
یزکّیھم (بقرہ ۱۲۹)

یعنی اے ہمارے رب ان میں ان ہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو ان کو تیری آیات سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کو پاک بنائے۔

سوال یہ ہے کہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود حکومت الٰہیہ قائم کرنا ہے۔ پھر انہوں نے اپنی دعا میں اس کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ سورۃ آل عمران ۱۶۴ اور سورۃ جمعہ ۳ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے تعلق میں بعینہٖ یہی الفاظ فرمائے ہیں ملاحظہ کریں کہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اس امر کا ذکر نہیں کیا کہ آپ نے حکومت الٰہیہ قائم کر کے دی۔ البتہ اس بات کا ذکر ضرور آتا ہے کہ حکومت بطور انعام کے اللہ تعالیٰ بخشتا ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے:-

(۱) اولٰئک الذین اٰتینا
ھم الکتٰب والحکم
والنبوّۃ (انعام ۹۰)

(۲) ولقد اٰتینا بنی اسرائیل
الکتٰب والحکم والنبوّۃ
(جاثیہ ۱۷)

یہاں لفظ حکم حکومت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا حکم اس معنی میں نبوت کے ساتھ لازمی ہے۔ یہاں کسی خاص نبی کو خطاب نہیں ہے بلکہ عام لوگوں کو خطاب ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ لوگوں کو ان کے اعمال کی وجہ سے حکومت بطور انعام کے بخشی گئی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے کلام میں "حکم" کا لفظ ایک اور معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے

واٰتیناہ الحکم صبیًّا
(سورہ مریم ۱۳)

یعنی ہم نے اس کو لڑکپن میں الحکم عطا کیا اب ساری دنیا جانتی ہے کہ حضرت یحییٰؑ نے کوئی حکومت الٰہیہ اس معنی میں برپا نہیں کی تھی جو ہمارے سیاسی مولوی کے ذہن میں ہے۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عبارت نقل کرتے ہیں جس سے واضح ہو گا کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود کیا ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"انبیاء علیہم السلام کی دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے۔"
(ملفوظات جلد سوم صـ۱۱)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

ماخلقت الجنّ والانس
الا لیعبدون ٭

یعنی میں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود بھی یہی ہو سکتا ہے کہ وہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا عبد بنانے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں اور دین کو غالب کرنے کا مطلب یہی ہے کہ انسانوں کو عباد اللہ بنایا جائے وہ اپنے اللہ تعالیٰ کی شناخت کریں نہ یہ کہ انسانوں کو ظاہراً طور پر بھی اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنا ہی نبی کا منتہائے مقصود بن جائے۔ یاد رہے کہ غلبہ اسلام کے لئے جدوجہد کرنا ہر انسان کا فرض ہے اور انبیاء علیہم السلام اس میں بھی عباد اللہ کی رہنمائی فرماتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ چند لوگ مل جائیں اور کہیں کہ ہم اسلام کو غالب کرنے کے لئے اٹھے ہیں اور وہ ہر قسم کا جائز و ناجائز طریقہ اس کے لئے استعمال کریں اور مسلمانوں میں انتشار اور فساد فی الارض کا باعث بنیں ٭

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور

تزکیہ نفوس کرتی ہے

چھپ گیا ابرِ اجل میں آہ! "قمر الانبیاء"

(حکیم محمد صدیق صاحب ربوہ)

چھپ گیا ابرِ اجل میں آہ! "قمر الانبیاء" — صورتِ خورشید ظلمت پاش تھی جسکی ضیا

جس کی ہستی سے نشاناتِ خدا ظاہر ہوئے — وائے ناکامی کہ وہ بزمِ جہاں سے اُٹھ گیا

وہ گلِ رعنا کہ جس سے باغِ دیں میں تھی بہار — گلشنِ احمدؑ سے رخصت وہ مثالِ بُو ہُوا

جس کی ہستی معنیٔ اسلام کی تفسیر تھی — رنگ تھا اخلاق میں جس کے رسول اللہ کا

ہو گیا ہم سے جُدا وہ ابنِ "سلطان القلم" — جس کی تحریروں نے باطل کو ہراساں کر دیا

نصرتِ اسلام جس نے کی قلم کے زور سے — آہ! وہ شاہِ قلم دُنیا سے رخصت ہو گیا

شوق تھا قطرے کے دل میں جو وصالِ بحر کا — آب جو سے اس کو بحرِ بیکراں میں لے گیا

اے خدا اس مردِ مومن کو رضا کا جام دے
انتہائے قرب کا فردوس میں انعام دے

ماضی کے انمول خزانے

خدائی رحمت کی بے حساب وسعت

مومنوں کو کسی حال میں بھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے

— قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے مبارک قلم سے —

ذیل کا نہایت اہم اور قیمتی مضمون قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے آج سے چھ سال قبل تحریر فرمایا تھا۔ اس کا لفظ لفظ اس قابل ہے کہ احباب جماعت اسے بغور پڑھیں اور اس پر عمل کرنے کا تہیہ کر لیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نہایت لطیف حوالہ

قرآن مجید میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ عذابی اُصیبُ بہٖ من اشاءُ ورحمتی وسعت کل شیئٍ۔ یعنی میرا عذاب تو میرے علم قانون کے ماتحت صرف ان لوگوں کو پہنچتا ہے۔ جو کسی امر میں خلاف ورزی کر کے اس قانون کی زد میں آجاتے ہیں لیکن میری **رحمت** ہر چیز پر وسیع ہے اور اس کے لئے کوئی حد بندی نہیں۔ اس لطیف آیت میں جو من اشاء کے الفاظ آتے ہیں۔ ان سے قرآنی محاورہ کے مطابق خدا تعالےٰ کا عام قانون مراد ہے ورنہ نعوذ باللہ یہ منشاء نہیں کہ عذاب تو خدا کی مرضی کے مطابق آتا ہے مگر رحمت گویا اس کی مرضی کی حدود کو توڑ کر بے اختیار نکلتی رہتی ہے۔ چنانچہ جہاں جہاں بھی قرآن مجید میں خدا کی مشیت کا ذکر آتا ہے اور اس قسم کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ لو شاء اللہ وان یشاء اللہ وان شاء اللہ وغیرہ وغیرہ وہاں خدا تعالےٰ کے عام قانون قضاء و قدر اور عام قانون جزاء و سزا کی طرف ہی اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور یہ ایک خاص نکتہ ہے جو دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے قرآنی تفسیر میں بہت سی مشکلات کے حل کا رستہ کھلتا ہے ۔

اوپر کی درج شدہ آیت کے علاوہ حدیث میں بھی خدائی رحمت کے متعلق یہ الفاظ آتے ہیں کہ رحمتی غلبت غضبی یعنی خدا تعالےٰ نے یہ لکھ رکھا ہے کہ میری رحمت ہمیشہ میرے غضب پر غالب رہے گی۔ یعنی میرے انعام اور میرے عفو کا پہلو میرے غضب اور میری سزا کے پہلو سے کبھی مغلوب نہیں ہوگا اور میری بخشش اور میری عنایات کا پرچم ہمیشہ بلند و بالا ہو کر لہراتا رہے گا۔ اور کبھی سرنگوں نہیں ہوگا۔ چنانچہ اسی عدیم المثال رحمتِ خداوندی کی تشریح میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ:۔

یدخل من امتی زمرۃ ھم سبعون الفا لا حساب علیھم تضیئُ وجوھھم اضاءۃ القمر لیلۃ البدر

یعنی میری امت میں سے ستر ہزار انسان بغیر کسی حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اور ان کے چہرے اس طرح چمکتے ہوں گے جس طرح کہ چودھویں رات میں چاند چمکتا ہے۔

اس لطیف حدیث میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ حضرت افضل الرسل رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیض اتنے کمال کو پہنچا ہوا ہے اور آپ کی ربانی تاثیرات اتنی بلند پایہ ہیں کہ آپؐ کی امت میں سے ستر ہزار انسان (جس سے عربی محاورہ کے مطابق بے شمار تعداد مراد ہے) ایسے روحانی مرتبہ پر فائز ہوں گے اور ان کے لئے خدائی فضل و کرم اس قدر جوش میں ہوگا کہ قیامت کے دن ان کے حساب و کتاب کی ضرورت نہیں سمجھی جائے گی اور وہ گویا بغیر امتحان کے ہی پاس شمار کئے جائیں گے۔ اور ضمناً اس حدیث میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اس پاک گروہ کی عام بشری کمزوریاں اور معمولی انسانی لغزشیں ان کی غیر معمولی دینی خدمات اور قلبی تقوےٰ و طہارت کی وجہ سے نظر انداز کر دی جائیں گی۔ اور یہ وہی ابدی فلسفۂ مغفرت ہے جو قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:۔

"اِنَّ الحسنات یذھبن السیئات۔ یعنی خدا تعالےٰ نے مثبت نیکیوں میں یہ تاثیر رکھی ہے کہ وہ انسانی کوتاہیوں اور کمزوریوں کو اس طرح بہا کر لے جاتی ہیں جس طرح پانی کا تیز دھارا خس و خاشاک کو بہا لے جاتا ہے۔ اور اس کا نام و نشان تک نہیں چھوڑتا۔"

الغرض اسلام میں خدائی رحمت کو اتنی وسعت حاصل ہے کہ اس کا کوئی حساب نہیں اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خدائی رحمت کے دو پہلو ہیں۔ ایک نیک جزا اور انعام و اکرام کی عدیم المثال افزائش اور دوسرے بخشش و ستاری اور عفو و مغفرت کا اکمل ترین اظہار۔ رحمت کے یہ دونوں پہلو خدائے اسلام میں اس درجہ اتم صورت میں پائے جاتے ہیں کہ کسی دوسرے مذہب میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ چنانچہ عیسائیوں نے تو گناہ کی معافی کے سوال کو خدائی عدل کے منافی سمجھ کر **کفارہ** کے غیر طبعی عقیدہ میں پناہ لی۔ اور ہندوؤں نے خدائی بخشش کو محدود قرار دیتے ہوئے تناسخ کا ظالمانہ عقیدہ ایجاد کیا۔ اور نسلِ انسانی کو اواگون کے چکر میں پھنسا کر بیٹھ گئے۔ لیکن اسلام کا خدا اپنی رحمت کی وسعت اور انسان کی مثبت نیکیوں کی زبردست تاثیر اور سچے پرستار کی صالح نیت کی بناء پر کس شان اور کس زور سے فرماتا ہے کہ:۔

"لاتیئسوا من روح اللہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ یعنی اے مومنو! خدا کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوا کرو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تمہارا خدا سارے گناہوں کو معاف کر سکتا ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ ان الحسنات یذھبن السیئات یعنی نیکیوں کے پانی سے گناہ کی آگ کو بجھاتے چلے جاؤ اور خدا کے دامن سے چمٹے رہو۔"

اسی تعلق میں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نہایت لطیف حوالہ ملا ہے جس سے روح گویا وجد میں آکر جھومنے لگتی ہے۔ حضور خدائی رحمت و بخشش کی وسعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے نفسوں کا مطالعہ کرو۔ ہر ایک بدی کو چھوڑ دو لیکن بدیوں کو چھوڑ دینا کسی کے اختیار میں نہیں۔ اس واسطے راتوں کو اٹھ اٹھ کر تہجد میں خدا کے حضور دعائیں کرو۔ وہی تمہارا پیدا کرنے والا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے خلقکم وما تعملون۔ پس اور کون ہے جو ان بدیوں کو دور کر کے نیکیوں کی توفیق تم کو دے۔ بعض لوگ کم ہمت ہوتے ہیں۔ تم ایسے مت ہو۔ کئی خطوط میرے پاس آتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ہم نے بہت نماز وظیفہ کی۔ مگر کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ ایسا آدمی جو تھک جاتا ہے نامرد اور مخنث ہے یاد رکھو ؎

گر نہ باشد بدوست رہ بردن
شرطِ عشق است در طلب مُردن

جو شخص جلد گھبرا جاتا ہے وہ مرد نہیں کسی بات کی پروا نہ کرو۔ خواہ جذبات پہلے سے بھی زیادہ جوش ماریں۔ پھر بھی مایوس نہ ہو۔ یقیناً خدا رحیم و کریم اور حلیم ہے۔ وہ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا۔ تم دعا

میں معروف رہو اور اس بات سے مت گھبراؤ کہ جذباتِ انسانی کے جوش سے گناہ صادر ہو جاتا ہے۔ وہ خدا سب کا حاکم ہے وہ چاہے تو فرشتوں کو بھی حکم کر سکتا ہے کہ تمہارے گناہ نہ لکھے جائیں۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء مطبوعہ بدر ۱۰ ر جنوری ۱۹۰۷ء)

یہ لطیف تحریر انسان کی طرف سے مجاہدہ اور خدا کی طرف سے مغفرت کے فلسفہ کی جان ہے کیونکہ مجاہدہ یعنی اعمال صالحہ کی شب و روز کوشش کی وجہ سے انسان طبعاً گناہ پر دلیر ہونے سے ڈرتا اور خوف کھاتا ہے اور دوسری طرف خدائی مغفرت کا تصور اسے لازماً مایوس ہونے سے بچاتا ہے۔ اور کوشش ترک کرنے سے باز رکھتا ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ الایمان بین الرجاء والخوف یعنی ایمان کی سلامتی امید اور خوف کے بین بین رہنے میں مضمر ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تحریر کے آخر میں جو یہ الفاظ آتے ہیں کہ

"خدا سب کا حاکم ہے وہ چاہے تو فرشتوں کو بھی حکم کر سکتا ہے کہ تمہارے گناہ نہ لکھے جائیں۔"

ان کا منشاء ہرگز یہ نہیں ہے کہ انسان کو گناہ پر دلیر کیا جائے بلکہ یہ الفاظ گنہگار انسانوں کو مایوس ہونے سے بچانے اور ہر حال میں نفس کے مجاہدہ میں لگائے رکھنے اور ہر صورت میں خدائی رحمت پر بھروسہ کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔

دراصل بعض مومنوں کا یہ مقام کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کی حدیث کے مطابق بغیر حساب کے بخشش پانے والے گروہ میں شامل ہو جائیں یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول کے مطابق فرشتے ان کی بعض کمزوریوں اور لغزشوں کے لکھنے سے ہاتھ کھینچ لیں اس کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے۔ بعض خاص شرائط کا پایا جانا ضروری ہے اور وہ شرائط یہ ہیں:۔

(۱) یہ کہ صرف وہی شخص اس مخصوص خدائی رحمت کا جاذب بن سکتا ہے جو اپنے نفس کے مطالعہ میں مصروف رہے یعنی بالفاظ دیگر اسے دل کا تقویٰ حاصل ہو جو گویا اعمالِ صالحہ کی روح ہے جس کے بغیر کوئی شخص اپنے نفس کے جائزہ کی طرف متوجہ نہیں رہ سکتا۔ اور دل کا تقویٰ وہ چیز ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

(۲) وہ بدیوں کو ترک کرنے کی مسلسل کوشش کرتا رہے اور خواہ وہ اس کوشش میں کتنا ہی ناکام رہے مگر کسی صورت میں اس کوشش کو نہ چھوڑے اور نفس کا مجاہدہ برابر جاری رکھے۔

(۳) وہ دعاؤں میں لگا رہے اور ہر حال میں خدائی نصرت و حفاظت کا طالب ہو۔

(۴) وہ نماز تہجد کا التزام کرے اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گڑگڑانے کی عادت ڈالے کیونکہ تہجد وہ چیز ہے جو قرآنی تعلیم کے مطابق نفس کی خواہشوں کو کچلتی اور دعاؤں کی قبولیت کا رستہ کھولتی اور انسان کو اس کے ذاتی مقام محمود تک پہنچانے میں مدد دیتی ہے۔

(۵) وہ ثابت قدم اور مستقل مزاج ہو اور دعاؤں میں اور بدیوں کو ترک کرنے کی کوشش میں تھک کر ہار نہ بیٹھے۔ اور خدا کے رستہ میں نامردی نہ دکھائے بلکہ مردانہ وار لڑتا رہے۔ خواہ بظاہر شکست ہی کھائے۔ اگر وہ خدا تک نہیں پہنچ سکتا تو کم از کم اس تک پہنچنے کی کوشش میں جان دیدے۔

(۶) وہ کسی صورت میں بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اور خواہ اس کے نفس کی خواہشیں کتنا ہی جوش ماریں وہ ہر حال میں خدا کی رحمت اور مغفرت پر بھروسہ رکھے۔ اور اس کے متعلق بدظنی سے کام نہ لے۔

یہ وہ چھ اصولی شرائط ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس لطیف حوالہ سے ثابت ہوتی ہیں۔ اور اس میں کیا شبہ ہے کہ جس شخص میں یہ شرائط پائی جائیں وہ اپنی بعض کمزوریوں کے باوجود خدائی نعمتوں کا وارث بنے گا اور اس کی نیکیوں اور دعاؤں اور دل کے تقویٰ کی وجہ سے فرشتے اس کی لغزشوں کے لکھنے سے رُکے رہیں گے۔ یہ وہی ابدی فلسفۂ مغفرت ہے جس کی طرف جیسا کہ میں نے اُوپر لکھا ہے قرآن مجید نے ان الفاظ میں ارشاد کیا ہے کہ:۔

"انّ الحسنات یذھبن السیئات۔ یعنی نیکیاں بدیوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جاتی ہیں۔ اور خدا کے ریکارڈ میں ان کا نام و نشان نہیں چھوڑتیں۔"

پس آؤ کہ ہم .... اپنے خدا سے یہ عہد کریں کہ ہم ان چھ شرائط کے پابند رہیں گے جن کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشارہ فرمایا ہے یعنی ہم اپنے دلوں میں تقویٰ کا درخت لگائیں گے جو عمل صالح کی روح اور ہر ایک نیکی کی جڑ ہے۔ ہم اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں گے۔ ہم دعاؤں کو اپنا حرزِ جان بنائیں گے اور خصوصاً تہجد کے لئے جوف اللیل میں اُٹھ کر دعاؤں کی عادت ڈالیں گے ہم ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کے ساتھ ہر حال میں خدا کے دامن سے لپٹے رہیں گے۔ اور ہم کسی صورت میں بھی اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہوں گے تاکہ جب ہم قیامت کے دن خدا کے دربار میں حاضر ہوں تو ہم دیکھیں کہ ہماری نیکیاں تو چاندی کے حروف میں لکھی ہوئی نورانی کرنوں کے ساتھ چمک رہی ہیں مگر ہماری کمزوریوں کے صفحات خالی ہیں کیونکہ فرشتوں نے خدا کا اشارہ پا کر انہیں لکھنے سے اپنے ہاتھ روک لئے تھے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اور اپنے حبیب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے مسیح پاک علیہ السلام کے قدموں کے طفیل ہمیں حشر کے دن شرمندہ اور ذلیل ہونے سے محفوظ رکھ۔ واٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیٰمۃ انّک لا تخلف المیعاد۔ اٰمین یا ارحم الرّاحمین و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین ٭ (الفضل ۲۳ ر اپریل ۵۷ء)

ایک ضروری گذارش

جماعت کے موجودہ حالات کے پیشِ نظر ہفتہ وقفِ جدید ۱۵ ۹/۶۳ تک بڑھا دیا گیا ہے۔ جملہ احباب کرام و عہدیداران جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس میں پوری کوشش فرما کر حضور کے تازہ ارشاد کے مطابق جن دوستوں نے وعدے بھجوائے ہیں ان سے پورا چندہ وصول فرما کر مرکز میں بھجوا دیں اور جنہوں نے اب تک وعدے نہیں کئے ان سے نقد وعدے لے کر ارسال فرماویں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اس سلسلہ میں یہ امر نہایت ضروری ہے کہ جو دوست ۱۵ ۹/۶۳ تک چندہ ادا کر دیں گے دعا کے لئے ان کے اسماء حضور کی خدمت میں پیش کر دئے جائیں گے۔

(ناظم مال وقف جدید)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک قومی نقصان اور جماعتی حادثہ ہے

احمدی جماعتوں اور اداروں کی طرف سے تعزیتی قراردادوں کے ذریعے دلی رنج و غم کا اظہار

اساتذہ و طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ اور طلباء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال پر ملال پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی وفات جماعت احمدیہ کے لئے ایک عظیم صدمہ ہے حضرت میاں صاحب کی پرکشش مقناطیسی شخصیت زہد و تعبد روحانی مقام۔ علمی تبحر، قلمی طاقت۔ لسانی شوکت زبانی صلاحیت محبت و الفت۔ ہمدردی اور شفقت کا بے کراں سمندر تھی آپ کا وجود باجود جماعت احمدیہ کے لئے ایک مقدس تعویذ کی حیثیت رکھتا تھا۔ آپؓ کی ذات ذوالصفات خدا تعالیٰ کے کئی الہامات و نشانات کا مظہر تھی آپ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی مبشر اولاد میں شامل تھے آپ کی اسلامی دینی جماعتی اور قومی خدمات اسلام و احمدیت کی تاریخ کا ایک ناقابل فراموش باب ہیں اسلام و احمدیت کی تائید میں آپ نے عظیم قلمی سرمایہ چھوڑا ہے۔ جو جذب و تاثیر کی غیر معمولی صفات کا حامل ہے۔

حضرت میاں صاحبؓ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک ایسے مایۂ ناز "اولڈ بوائے" تھے جن کی وجیہہ اور ہر دل عزیز شخصیت پر یہ تعلیمی ادارہ جتنا فخر کرے اتنا ہی کم ہے ۱۹۱۴ء کے بعد حضرت میاں صاحبؓ اس سکول میں کچھ عرصے تک پڑھاتے بھی رہے اور نیکی و پارسائی اور غیر معمولی قابلیت کے انمٹ نقوش اپنے شاگردوں کے اذہان پر ثبت کئے جو آج بھی ان ایام کو یاد کر کے چشم پر آب ہو جاتے ہیں پھر ناظر تعلیم و تربیت کی حیثیت سے بھی اور بعد میں بھی آپ سکول کے مسائل اور فلاح و بہبود سے گہری خاص ذاتی دلچسپی لیتے رہے ہمیشہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے اس ادارے کو آپ کے اس جلیل القدر فرزند رشید کی بابرکت دعاؤں شفقانہ نصائح اور گرانقدر مشوروں سے حصہ ملتا رہا۔

حضرت میاں صاحبؓ نے اپنی عمر عزیز کا ایک ایک لمحہ خدمت دین میں بسر کیا آپ کی مفارقت سے جو عظیم خلاء پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا بہت مشکل ہے بارگاہ رب العزت میں ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس روح فرسا اور جانگسل صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس ابتلا کے وقت جماعت کی دستگیری فرمائے اور جماعت کی نئی پود کو اور آنے والی نسلوں کو حضرت میاں صاحبؓ کے مقدس نقش قدم پر چل کر خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق دے۔

ہم اس جانکاہ صدمے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ صاحبہ حضرت سیدہ ام مظفر صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور حضرت میاں صاحبؓ کے دوسرے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کے غم میں صمیم قلب سے شریک ہیں اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر اور معین و نصیر ہو آمین یا ارحم الراحمین۔

(دستخط) لقمان محمود سٹاف سیکرٹری)

لجنہ اماء اللہ ربوہ

ہم سے مشیت ایزدی سے ایک ایسی مقدس ہستی جدا ہو گئی۔ جو کہ مسیح پاک علیہ السلام کے لخت جگر تھے۔ جس نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی گود میں پرورش پائی جس کی پیدائش ہی بشارۃ اللہ سے ہوئی جس نے اپنی ساری زندگی مخلوق خدا کی فلاح و بہبودگی میں گزار دی۔ حضرت قمر الانبیاء ایک ایسی ہستی تھے کہ ان کے کارہائے نمایاں رہتی دنیا تک چمکتے رہیں گے۔ آپ معرفت کا سمندر اور علم و حکمت کی کان تھے اور عظیم الشان آسمانی نشانوں کے مظہر تھے ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ اپنے دکھی قلوب کے ساتھ خدا تعالیٰ سے التجا کرتی ہیں کہ وہ حضور اقدس کو لمبی عمر صحت و سلامتی کے ساتھ عطا کرے۔ آمین آپ کے دل پر خود ہی مرہم کافوری لگائے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حضرت ام مظفر احمد صاحب اور ان کے صاحبزادوں کو اور صاحبزادیوں کو نیز تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود کو خود تسکین عطا کرے اور اپنی بے شمار رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ آمین۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے آمین ثم آمین

ممبرات لوکل
لجنہ اماء اللہ ربوہ

محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ

اہالیان محلہ دار الرحمت وسطی قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے روح فرسا سانحہ پر گہرے غم و ہم اور رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت میاں صاحبؓ کا وجود باجود بے شمار برکات کا حامل تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے متعدد الہامات اور نشانات کے مظہر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبشر اولاد کے "پنجتن" کی ایک مقدس کڑی تھے اس لحاظ سے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انوار و برکات سے خصوصیت سے ورثہ پایا تھا۔ آنجناب کی ساری عمر خدمت دین میں بسر ہوئی۔ الفضل اور ریویو کے ایڈیٹر سلسلے کے بعض تعلیمی اداروں کے معلم، ناظر تعلیم، ناظر دعوۃ و تبلیغ، ناظر تالیف و تصنیف، ناظر خدمت درویشاں ناظر اعلیٰ اور صدر نگران بورڈ کے اور ایک کامیاب مصنف کی حیثیت سے آپ کی گرانقدر خدمات سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کا اہم ترین حصہ ہیں۔ آپ کے انتقال پر ملال سے جماعت ایک نہایت ہی بابرکت وجود سے محروم ہو گئی ہے۔ یہ زبردست قومی صدمہ ہے۔ اس خلا کا پر ہونا ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم ابتلاء کے وقت جماعت کی مدد فرمائے اور صبر و استقلال سے اس صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ ہم سب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ حضرت میاں صاحب کی ہمشیرگان صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کے غم میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں رضؓ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ افراد خاندان اور جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔

مجلس خدام الاحمدیہ دار الیمن ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ دار الیمن ربوہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتی ہے آپ کی وفات نہ صرف قومی و جماعتی عظیم نقصان ہے بلکہ ہر درد مند احمدی کے لیے دل کو مجروح کرنے والی اندوہ فرسا خبر کی حیثیت رکھتی ہے ہمارے دل آپ کی جدائی میں خون کے آنسو بہا رہے ہیں حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد ہونے کے لحاظ سے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے قمر الانبیاء کا خطاب پانے کی وجہ سے جماعت کے لئے خاص اہمیت کا حامل تھا۔ آپ کے وجود مسعود کے ساتھ بے شمار برکات وابستہ تھیں خدا تعالیٰ ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی برکات کا وارث بنائے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحبؓ کو اعلیٰ علیین میں اپنے خاص قرب میں جگہ عطا فرمائے اور اپنے پیارے رسولؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کا بھی قرب عطا فرمائے نیز خدا تعالیٰ ہم سب کو حضرت میاں صاحبؓ کی برکات و صفات کا وارث بنائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت ام مظفر احمد اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے

(غمزدہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ دار الیمن ربوہ)

لجنہ اماء اللہ دار البرکات ربوہ

لجنہ اماء اللہ دار البرکات ربوہ کی اراکین قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہیں آپ کا انتقال پر ملال ایک عظیم قومی اور جماعتی سانحہ ہے حضرت میاں صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد کے پنج تن کی ایک نہایت ہی بابرکت کڑی تھے اور اللہ تعالیٰ کے بعض الہامات اور نشانات کے مظہر تھے۔ حضرت میاں صاحب کی ساری زندگی دین اسلام اور احمدیت کی تائید و نصرت میں بسر ہوئی آپ کی مفارقت سے جو عظیم خلاء پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اسے پُر فرمائے اور جماعت کو استقامت کے ساتھ اس صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت میاں صاحبؓ کو اعلیٰ علیین میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کا قرب خاص عطا فرمائے۔

ہم اس جانکاہ صدمے پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ سیدہ ام مظفر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور حضرت میاں صاحب کے دیگر صاحبزادگان اور صاحبزادیوں کے غم میں شریک ہیں اور صبر جمیل کیلئے دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

(امۃ الحی صدر حلقہ لجنہ اماء اللہ دار البرکات)

جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان

مورخہ ۲/۹/۶۳ کو بعد نماز مغرب بمقام دار التبلیغ ڈھاکہ ایک غیر معمولی اجلاس عام ہوا جس میں جماعتہائے احمدیہ ڈھاکہ، نرائن گنج تیج گاؤں و دیگر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کے ممبران شامل ہوئے بالاتفاق مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کی اندوہناک خبر پاکر ہمارے دل غم و حزن اور درد و الم میں ڈوب گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے دی گئی بشارت کے مطابق پیدا ہوئے اور الہام الٰہی "قمر الانبیاء" کے عین مصداق ہوئے۔ آپ شعائر اللہ میں سے بہت بابرکت و نمایاں ہستی تھے اسلام و احمدیت کے جو گرانمایہ خدمات آپ اپنی حیات میں اٹھتے بیٹھتے ہر لمحہ تا دم آخر بجالاتے رہے وہ تاریخ کا ایک دائمی سرمایہ ہے۔ اور ان کے گہرے اور ہمہ گیر اثرات و فیوض تا دیر جاری و ساری رہنے والے ہیں۔ آپ علم و فضل، اخلاق فاضلہ اور روحانیت کی بلند مینار کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور واقعی اپنی جمالی صفات کے لحاظ سے "قمر الانبیاء" کے خطاب کے مستحق تھے۔ آپ کی تحریرات و تصنیفات جو سلسلہ کی علمی و تربیتی ضرورت کے پورا کرنے میں بنیادی حیثیت کی حامل ہیں، اپنی جامعیت اور اثر انگیزی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد آپ نے باوجود مسلسل علالت کے خدمت درویشاں اور پھر اسکے ساتھ بطور صدر نگران بورڈ سلسلہ کی نہایت اہم خدمات بڑی کامیابی کے ساتھ سرانجام دیں۔ علاوہ ازیں آپ کے انفرادی و ذاتی احسانات کا شمار نہیں ہو سکتا۔ آپ کی وفات جماعت کے لئے ایک سخت نقصان ہے۔

ہم اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کی مقدس روح پر اپنی بے انتہا رحمتیں نازل کرے۔ آمین ثم آمین۔

ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ صاحبہ، حضرت بیگم صاحبہ حضرت میاں صاحبؓ، مکرم مرزا مظفر احمد صاحب اور آپ کے برادران و ہمشیرگان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کی خدمت میں حضرت میاں صاحبؓ کی المناک وفات پر اپنی دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

عملہ احمدیہ فارمز تحریک جدید ضلع تھرپارکر

تحریک جدید انجمن احمدیہ فارمز ضلع تھرپارکر و سانگھڑ (سندھ) کا عملہ و افراد حضرت قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک فرد کا دل مغموم اور سینہ فگار ہے۔ ہم وہ الفاظ نہیں پاتے جن کے ذریعہ اس صدمہ کا اظہار کر سکیں جو آپ کی وفات سے ہمیں پہنچا ہے۔ حضرت میاں صاحب حضرت مسیح پاک کی مبشر اولاد تھے اور آپ شعائر اللہ میں سے تھے۔ آپ کی وفات ایک عظیم سانحہ ہے

اللہ تعالےٰ کے حضور ہم سب دست بدعا ہیں کہ وہ قادر و قیوم خدا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ ثم۔ آمین۔

جملہ افراد عملہ احمد فارمز محمد آباد اسٹیٹ

اساتذہ و طلباء تعلیم الاسلام مڈل سکول محمد آباد

ہم اساتذہ و طلباء تعلیم الاسلام مڈل سکول محمد آباد حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب نے جماعت کی بے حد علمی اور تربیتی خدمات سرانجام دی ہیں۔

ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ، حضرت ام مظفر صاحبہ، حضرت مبارکہ بیگم صاحبہ اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ساتھ شریک غم ہیں۔ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہم کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

درخواست دعا

عزیزہ طاہرہ نسرین بنت مکرم مرزا نثار احمد صاحب فاروقی کامن ویلتھ سکالرشپ پر فزکس میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے عنقریب انگلینڈ روانہ ہو رہی ہیں۔ یہ وہی احمدی بچی ہے جس نے سال گذشتہ ایم اے فزکس کے امتحان میں پشاور یونیورسٹی سے اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کا حضر و سفر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور اسے اعلیٰ کامیابی سے نوازے۔ نیز اسے احمدیت اور پاکستان کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین۔

(چراغ الدین مربی پشاور)

تمام اراکین انصار اللہ متوجہ ہوں

خدا تعالےٰ کے فضل سے پاکستان میں آٹھ سو سے زائد مقامات پر جماعتیں قائم ہیں لیکن قابل توجہ امر یہ ہے کہ ابھی تک ہر جماعت میں مجالس انصار اللہ قائم نہیں ہو سکیں۔ بعض جماعتیں اس غلط فہمی میں ہیں کہ ان کے ہاں انصار اللہ کی تعداد بہت کم ہے۔ اس لئے مجلس قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ اگر کسی مقام پر تین انصار بھی موجود ہوں تو وہاں مجلس قائم ہونی چاہیئے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے ابھی تک اس تنظیم کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ چھوٹی سی جماعت میں الگ مجلس قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے حالانکہ اطفال، خدام اور انصار کی ذیلی تنظیمیں قائم کرنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ اگر ایک پہلو میں سستی ہو تو دوسرے پہلو سے بیداری پیدا ہو جائے۔ پس یہ ذیلی تنظیمیں خدائی منشاء کے ماتحت جماعت کو بیدار اور چوکس رکھنے کے لئے قائم کی گئی ہیں۔ اور ان میں بڑی برکات مضمر ہیں۔ پس اس اعلان کے ذریعہ ۴۰ سال سے زائد عمر کے تمام افراد کو ایک بار پھر اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں فوراً مجالس قائم کریں امیر یا پریذیڈنٹ صاحب مقامی کی نگرانی میں اپنے میں سے کسی ایک مرد کو زعیم منتخب کریں اور مرکز کو اس انتخاب کی اطلاع دے کر منظوری حاصل کریں۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اگر ان کی جماعت میں ابھی تک مجلس انصار اللہ کا قیام عمل میں نہیں آیا تو اپنی اولین فرصت میں ۴۰ سال سے زائد عمر کے افراد کو جمع کرکے ان کے زعیم کا انتخاب کرائیں اور مرکز کو جلد مطلع کریں تاکہ منظوری دی جا سکے۔ بذریعہ خطوط بھی صدر صاحبان کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ لیکن ابھی تک نتیجہ خاطر خواہ نہیں نکلا۔ مشرقی پاکستان کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان خاص طور پر اس طرف توجہ فرمائیں۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

تصفیہ مابین محترم فرحت نسیم صاحبہ و مکرم شیر زمان احمد خان صاحب لودھی بابت ۱/۱۵ ایجسٹ سکیم ری ہیبلیٹیشن کالونی لائلپور (بٹالہ کالونی) کے سلسلہ میں مکرم شیر زمان احمد خان صاحب کی اپیل کی سماعت بتاریخ ۲۹/۹/۶۳ بوقت ۸ بجے صبح دفتر قضاء ربوہ میں بورڈ قضا فرمائے گا۔ چونکہ اس کی اطلاع معمولی طریق سے خان صاحب مذکور کو نہیں ہو سکی۔ اسلئے بذریعہ اخبار ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے نادار اور ہونہار طلباء کیلئے لائنز کلب سیالکوٹ کی طرف سے وظائف

یہ امر ہمارے لئے موجب خوشی اور امتنان ہے کہ لائنز کلب (انٹرنیشنل) سیالکوٹ کی طرف سے تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے نادار مگر ہونہار طلباء کے لئے پچیس پچیس روپے کے تین وظائف کی پیشکش کی گئی ہے۔ ہم اس گرانقدر امداد کے لئے جناب خواجہ عبدالوحید صاحب بار ایٹ لاء، چیئرمین لائنز کلب سیالکوٹ۔ نیز محترم خواجہ حمید اسلم صاحب پلیڈر سیالکوٹ کے نہایت ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے کالج کی ضروریات کا احساس فرمایا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ۱۴ ستمبر کو صبح کو کھل جائیگا

سٹاف اور طلباء وقت پر حاضر ہو جائیں

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) انشاء اللہ العزیز ۱۴ ستمبر ۱۹۶۳ء کو صبح ۷ بجے تعطیلات کے بعد کھل جائے گا۔ اساتذہ کرام ۱۳ ستمبر تک تشریف لے آویں تاکہ ٹائم ٹیبل کا اجراء کیا جا سکے۔ ایف اے سپلیمنٹری کے طلباء بھی ۱۴ ستمبر کو حاضر ہو جائیں تاکہ ان کے کمپارٹمنٹ کے مضامین کی طرف توجہ دی جا سکے۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ضرورت ہے

ایک زنانہ ہائی سکول میں درج ذیل آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں سرنامہ مجموڑ کر درخواستیں معہ ضروری سرٹیفکیٹ کی نقول فوری طور پر نظارت امور عامہ میں بھجوادیں۔ تنخواہ گورنمنٹ سکیل کے مطابق۔ تجربہ کار ہونے کی صورت میں پیشگی ترقیاں بھی مل سکتی ہیں۔ رہائش کا انتظام لوکل جماعت کرے گی۔

۱۔ بی اے۔ بی ٹی۔ ہیڈ مسٹرس۔ ایک
۲۔ الیف اے۔ سی ٹی استانی ایک

(ناظر امور عامہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات:-

توسیع میعاد داخلہ ایم اے پبلک ایڈمنسٹریشن

درخواست ہائے داخلہ کے لئے آخری تاریخ ۹/۶۳ ۲۰۔ شرائط گریجوایٹ فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن سوشل و فزیکل سائنسز۔ امتحان داخلہ وانٹرویو ۹/۶۳ ۲۵ آغاز کار ۹/۶۳ ۳۰ (پ۔ ٹ ۹/۶۳ ۳)

فیلڈ سپروائزرز

آسامیاں ۲۵۔ لینڈ اینڈ واٹر مینجمنٹ آرگنائزیشن (محکمہ نہر) لاہور
گریڈ:- ۲۷۵۔ ۱۵۔ ۳۲۰۔ ۲۰۔ ۵۰۰
شرائط:- بی ایس سی۔ ایگریکلچر۔ عمر ۹/۶۳ ۱۵ کو ۲۵ تک
تحریری ٹسٹ وانٹرویو۔ درخواستیں ۹/۶۳ ۲۰ تک بنام سیکرٹری ڈویژنل رکروٹمنٹ بورڈ اینڈ اسسٹنٹ کمشنر (۹) لاہور ڈویژن پ۔ ٹ ۹/۶۳ ۴۔

شکریہ احباب

میری والدہ مرحومہ اہلیہ سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب باڈی میکرز صدر راولپنڈی کے انتقال پر ہمدردی کے بارہ خطوط آرہے ہیں میں اس وقت فرداً فرداً تمام احباب کے خطوط کا جواب نہیں لکھ سکتا لہٰذا تمام احباب کی ہمدردی اور مہربانی کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کی درخواست کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اللہ تعالےٰ ہمیں صبر کی توفیق دے آمین۔ والسلام

(فضل کریم صدیقی راولپنڈی)

ضرورت ہے

دفتر بہشتی مقبرہ میں ایک انسپکٹر وصایا کی آسامی کو پُر کرنے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں امیدواران اپنی درخواستیں ۹/۶۳ ۳۰ تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوادیں۔

شرائط امیدوار میٹرک یا مولوی فاضل ہو۔ دپٹنرکی صورت میں۔/۷۵ روپے بالمقطع)

(۲) پختہ عمر کا ہو اور وصایا کی قانونی پیچیدگیوں کو سمجھتا ہو یا ایسا ذہین ہو کہ تھوڑے ہی عرصہ میں سمجھ لے

(۳) تقریر کرنے کا ملکہ اور حساب کتاب رکھنے کا تجربہ رکھتا ہو۔

(۴) موصی ہو

(۵) خط اچھا ہو کیونکہ وصیتوں میں اکثر وصایا اسے اپنی قلم سے لکھنی پڑیں گی۔

(۶) امیدوار چال چلن۔ دیانت امانت و اخلاق کے بارہ میں پریذیڈنٹ کی تصدیق بھی بھجوائیں۔

نوٹ:- جن احباب نے دفتر بہشتی مقبرہ میں اس آسامی کے متعلق پہلے درخواستیں دی تھیں وہ بھی اس اعلان کے مطابق دوبارہ درخواستیں نظارت دیوان میں بھجوائیں۔

(ناظر دیوان)

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈرز کے بالمقابل QUOTATIONS درکار ہیں۔

ٹنڈر نمبر اور سٹورز اور مقدار کی مختصر وضاحت	ٹنڈر فارم کی قیمت بشمول اخراجات ڈاک دپیکنگ (ناقابل واپسی)	ڈرائنگز کی تفصیلات اگر درکار ہوں تو زیر دستخطی کے دفتر سے درخواست پیش کر کے درج ذیل قیمت پر حاصل کی جا سکتی ہیں	فروخت کی تاریخ	وصولی کی آخری تاریخ اور وقت	کھولنے کی تاریخ اور وقت
P2/1143/1-62 سیل ڈرائی سائز ڈی (D) برائے ایور ریڈی ٹارچ نمبر 950 یا اس جیسی کوئی اور ٹارچ تعداد 120700	۱۰/- روپے	× روپے	۱۴ ستمبر ۶۳ء تا ۳ اکتوبر ۶۳ء	۱۵ اکتوبر ۶۳ء بوقت ۸ بجے صبح	۱۵ اکتوبر ۶۳ء بوقت ۹ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارمز (جو ناقابل انتقال ہوں گے) زیر دستخطی کے دفتر سے اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ کے دفتر سے جمعہ کے علاوہ باقی تمام ایام کار میں ۹ اور بارہ بجے کے درمیان درج بالا قیمت ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں قیمت نقد یا منی آرڈر کے ذریعے ادا کرنا ہوگی ڈپوسٹل آرڈرز۔ چیک۔ بنک ڈرافٹس۔ گارنٹی۔ بانڈز۔ بنک ڈیپوزٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹس متذکرہ ٹنڈر فارموں کے عوض میں قبول نہیں کئے جائیں گے۔ صرف ان ٹنڈروں پر درج شدہ پیشکشوں پر ہی غور کیا جائیگا ٹنڈرز ہر ایسے ٹنڈر دہندہ کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو وہاں خود آموجود ہو۔

۳۔ کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلق کوئی استفسار یا ذاتی طور پر زیر دستخطی کے نام پر نہ کیا جائے۔

اے حمید۔ پی آر ایس چیف کنٹرولر آف پرچیز

لجنہ اماءاللہ اور وقف جدید انجمن احمدیہ کی تعزیتی قراردادیں

(بقیہ صفحہ اول)

سلسلہ کی ہر ضرورت کے وقت آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست راست ثابت ہوئے اور حضور کے اشاروں پر دینی خدمت کے لئے کمربستہ رہے آپ کی مخصوص تحریر آپ کی منفرد حیثیت کی آئینہ دار تھی جس کا رنگ ہمیشہ ممتاز رہا آپ کی اعلیٰ پایہ کی تصنیفات علاوہ مذہبی اور روحانی خوبیوں کے اردو ادب کا ایک قابل قدر اور قیمتی سرمایہ ہیں طبعاً آپ کو ہمیشہ تقریر سے حجاب رہا یہ گریز درحقیقت آپ کی منکسر المزاجی کا آئینہ دار تھا مگر باایں ہمہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کے باعث تقاضائے وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور احباب جماعت کی دلداری کی خاطر آپ نے جلسہ سالانہ اور دیگر مواقع پر متعدد پر معارف ایمان افروز اور ولولہ خیز تقاریر فرمائیں اور اس طرح تحریر و تقریر ہر دو کے ذریعے آپ کو بیش بہا خدمت اسلام اور دفاع سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملی آپ کی جملہ تصانیف اور مطبوعہ تقاریر ہمیشہ بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ کا کام دیں گی آپ خدا تعالیٰ کا ہر رنگ اختیار کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے حال کے اعتبار سے اگر آپ باریک بین تھے تو مستقبل کے لحاظ سے آپ کی نگاہ بہت ہی دور رس تھی آپ کے ہر شغل پر تقویٰ اللہ کا رنگ غالب تھا۔

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو جنت الفردوس میں اپنے قرب کے اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور آپ کے فیوض اور برکات کے سلسلہ کو ہمیشہ جاری رکھے آپ کی اولاد اور تمام جماعت کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

ہم جملہ اراکین مجلس وقف جدید سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی غمزدہ دختران و دیگر اعزاء و اقرباء اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دلی ہمدردی کے جذبات اور تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب اقرباء اور جماعت کے احباب کے زخمی دلوں کو ڈھارس عطا کرے۔ اور سلسلہ کی ترقی اور عظمت کیلئے غیر معمولی سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔

خاکساران

مرزا طاہر احمد۔ شیخ محمد احمد مظہر۔ جلال الدین شمس

ابوالعطاء جالندھری۔ عبدالرحمٰن انور۔ ابوالمنیر نورالحق۔ ملک سیف الرحمٰن

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ ستمبر کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور رؤیا و کشوف کی روشنی میں قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بلند مقام پر روشنی ڈالی اور حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کا شہید کے مرتبہ پر فائز ہونا بہت ایمان افروز پیرائے میں واضح کیا نیز احباب جماعت کو حضرت میاں صاحب موصوف رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت اسلام اور خدمت سلسلہ بجا لانے کی پرزور تلقین فرمائی۔

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام
اہل ربوہ کا اجلاس عام

اہل ربوہ کا اجلاس عام مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار بعد از نماز عصر مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ تمام احباب عصر کی نماز مسجد مبارک میں ادا کرکے جلسہ میں شامل ہوں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ
اعلان داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں جملہ کلاسز کا داخلہ ۱۴ ستمبر روز ہفتہ شروع ہوگا۔ گیارھویں جماعت کے لئے بغیر لیٹ فیس کے صرف ایک روز داخلہ ہوگا۔ اس کے بعد آئندہ دس روز تک لیٹ فیس ۵/- روپے کے ساتھ داخلہ ہو سکے گا۔ اس کالج میں مندرجہ ذیل مضامین کی تدریس کا انتظام ہے:

ایم اے: سال اول و دوم : عربی

بی۔ایس سی آنرز : فزکس کیمسٹری : ریاضی

بی ایس سی پاس کورس : فزکس۔ کیمسٹری۔ ریاضی (الف و ب) شماریات باٹونی زوالوجی

بی اے آنرز : تاریخ۔ سیاسیات۔ اقتصادیات: عربی، فارسی

بی اے پاس کورس : انگریزی: انگریزی (ادب) عربی۔ فارسی۔ اردو۔ تاریخ۔ جغرافیات : اقتصادیات: سیاسیات: اسلامیات: فلسفہ۔ شماریات۔ ریاضی اے اور بی

ایف ایس سی : میڈیکل اور نان میڈیکل گروپ

ایف اے : انگریزی عربی۔ فارسی۔ اردو۔ تاریخ۔ شہریت۔ اقتصادیات۔ اسلامیات فلسفہ۔ ریاضی۔ نفسیات۔ منطق

پرسکون ماحول۔ اعلیٰ تعلیمی فضا۔ بہترین سامان سے مزین تجربہ گاہیں۔ ہمدرد اور قابل سٹاف بہترین نظم و ضبط۔ اعلیٰ نتائج۔ سادہ اور کم خرچ رہائش داخلہ بلا امتیاز مذہب و ملت پراسپکٹس دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں داخلہ کے وقت طالبعلم کے ساتھ اسکے والد یا گارڈین کا آنا ضروری ہے۔ پرووژنل سرٹیفکیٹ اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں جبکہ دیں۔

(مرزا ناصر احمد ۔۔۔ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

امیدوار واقفین زندگی متوجہ ہوں

مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ ۹ بجے صبح دفتر وکیل الدیوان تحریک جدید میں انٹرویو بورڈ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل امیدوار واقفین انٹرویو کے لئے وقت مقررہ پر آجائیں۔

بشیر احمد فاروقی ابن نبی بخش صاحب بھٹی موضع گڈھو معرفت منیر احمد صاحب دنیں پریذیڈنٹ جماعت ننگے ضلع گجرات

انیس احمد صاحب ابن منشی عبدالغفار صاحب بمقام جتوئی معرفت مولوی نور محمد صاحب انسپکٹر بیت المال گوجرانوالہ

اکرام اللہ صاحب ابن احسان اللہ صاحب اکاؤنٹنٹ احمد آباد اسٹیٹ سندھ

محمد اکرم صاحب سجادہ ابن محمد یوسف صاحب ۱۰۳ ج ب کالووالہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

ملک محمد اکرم اللہ صاحب طاہر چک گلاں ڈاکخانہ لدھڑ معرفت ملک محمد شریف صاحب پیرو چک تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

منصور احمد صاحب عمر ابن مولوی غلام احمد صاحب ارشد محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

ذکاء اللہ خاں ابن محمد عبداللہ خاں صاحب معرفت عبدالرحمٰن خاں صاحب ایجنٹ الفضل طوغی بعد کوئٹہ

محمد اسمٰعیل ابن محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر معرفت ڈاکٹر نور الدین صاحب پریذیڈنٹ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

مبشر احمد صاحب ولد محمد الدین صاحب کپور محلہ برٹ ہاؤس اندرون کھاکر سنگھ گیٹ گوجرانوالہ شہر

نور الاسلام صاحب ابن سید اسلام صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ

اقبال احمد صاحب نجم مکان ۲۹/۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ ابن شیخ علی احمد صاحب کوارٹر ۲۲ کنگ روڈ کوئٹہ

نعیم احمد ابن محمد دین صاحب ساکن شمس آباد ڈاکخانہ حبیب خانوالہ پتوکی ضلع لاہور (اگر میٹرک پاس کر لیا ہو)

عبدالرشید صاحب سماٹری ربوہ ابن مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سنگاپور و ملایا۔

نعیم احمد صاحب ابن نواب دین صاحب معرفت عبدالحمید صاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی نارووال (اگر میٹرک کر لیا)

ملک شوکت محمود صاحب ابن ملک سلطان علی صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلان داخلہ
جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں بی اے پارٹ I (پاس و آنرز کورس) کا داخلہ ۸ ستمبر ۱۹۶۳ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ داخلہ فارم و پراسپکٹس دفتر کالج سے طلب فرمائیں۔

آنرز کلاسز :۔ انگلش۔ ریاضی۔ اسلامیات اور عربی

انٹرویو :۔ روزانہ ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

اعلیٰ تعلیم۔ پرسکون ماحول۔ پاکیزہ فضا ۔ مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور دیگر مراعات ۔۔۔ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔ اخراجات دیگر کالجوں سے کم ہیں۔ (پرنسپل)